Lesson 29. Al-Baqarah (Ayaat 229 - 231): Day 98 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص

		اَلطَّلَاقُ	مَرَّتٰنِ
		یہ طلاق	دوبارہے

طلاق (صرف) دوبارہے (یعنی جب دودفعہ طلاق دے دی جائے تو)

فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

فَاِمْسَاكٌۢ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	تَسْرِيْحٌۢ	بِاِحْسَانٍ	وَلَا	يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ
پس بندرکھناہے	ساتھ اچھی طرح کے	یا	نکال دیناہے	اچھی طرح کے	اورنہیں	حلال	واسطے تمہارے	یہ کہ

پھر (عورتوں کو) یا تو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا۔ اور یہ جائز نہیں کہ

تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ

تَاْخُذُوْا	مِمَّآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	شَيْـًٔا	اِلَّآ	اَنْ	يَّخَافَآ	اَلَّا	يُقِيْمَا	حُدُوْدَ
لے لو	اس چیز سے کہ	دیاتم نے ان کو	کچھ	مگر	یہ کہ	ڈریں دونوں	نہ	قائم رکھیں گے	حدیں

جومہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو مگر اس صورت میں کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو

اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا

اللّٰهِ	فَاِنْ	خِفْتُمْ	اَلَّا	يُقِيْمَا	حُدُوْدَ	اللّٰهِ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	فِيْمَا
اللہ کی	پس اگر	ڈروتم	یہ کہ نہ	قائم رکھیں گے	حدیں	اللہ کی	پس نہیں	گناہ	اوپران دونوں کے	بیچ اس چیز کے کہ

قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ ہاں اگر زن وشوہر کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی پانے کے

افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ

افْتَدَتْ	بِهٖ	تِلْكَ	حُدُوْدُ	اللّٰهِ	فَلَا	تَعْتَدُوْهَا	وَ	مَنْ	يَّتَعَدَّ
بدلہ دے عورت	ساتھ اس کے	یہ ہیں	حدیں	اللہ کی	پس مت	گزروان سے	اور	جوکوئی	گزرجائے

بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلنا۔ اور جو لوگ

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ

حُدُوْدَ	اللّٰهِ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ	فَاِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا تَحِلُّ	لَهٗ
حدوں	اللہ کی سے	پس یہ لوگ	وہ ہیں	ظالم	پس اگر	طلاق دی	پس نہیں حلال ہوئی	واسطے اسکے

اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے وہ گنہگار ہوں گے ﴿٢٢٩﴾ پھر اگر شوہر (دو طلاقوں کے بعد تیسری) طلاق عورت کو دے دے تو اسکے بعد

مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ

مِنْ بَعْدُ حَتّٰى	تَنْكِحَ	زَوْجًا	غَيْرَهٗ	فَاِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا	جُنَاحَ
یہاں تک کہ	نکاح کرے	شوہر	اس کے سوا سے	پس اگر	طلاق دے اس کو	پس نہیں	گناہ

جب تک عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے اس (پہلے شوہر) پر حلال نہ ہوگی۔ ہاں اگر دوسرا خاوند بھی طلاق دے دے

عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ

عَلَيْهِمَآ	اَنْ	يَّتَرَاجَعَآ	اِنْ	ظَنَّآ	اَنْ	يُّقِيْمَا	حُدُوْدَ	اللّٰهِ	وَتِلْكَ
اوپر ان دونوں کے	یہ کہ	پھر آویں آپس میں	اگر	جانیں	یہ کہ	قائم رکھیں گے	حدیں	اللہ کی	اور یہ ہیں

اور عورت اور پہلا خاوند پھر ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں یقین کریں کہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے

حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

حُدُوْدُ	اللّٰهِ	يُبَيِّنُهَا	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ
حدیں	اللہ کی	بیان کرتا ہے انکو	واسطے اس قوم کے کہ	جانتے ہیں	اور	جب	طلاق دو تم	عورتوں کو	پس پہنچیں

اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کو وہ ان لوگوں کے لیے بیان فرماتا ہے جو دانش رکھتے ہیں ﴿٢٣٠﴾ اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو

اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠

اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	سَرِّحُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ
وقت اپنے کو	پس بند رکھو ان کو	ساتھ اچھی طرح کے	یا	نکال دو ان کو	ساتھ اچھی طرح کے

اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسنِ سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کر دو

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ

وَ	لَا	تُمْسِكُوْهُنَّ	ضِرَارًا	لِّتَعْتَدُوْا	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَقَدْ	ظَلَمَ
اور	مت	بند رکھو ان کو	ایذا دینے کو	تاکہ زیادتی کرو	اور	جو کوئی	کرے گا	یہ	پس تحقیق	ظلم کیا اس نے

اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہیے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو۔ اور جو ایسا کرے گا

نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

نَفْسَهٗ	وَ	لَا	تَتَّخِذُوْٓا	اٰيٰتِ	اللّٰهِ	هُزُوًا	وَ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ	اللّٰهِ
اپنی جان کو	اور	مت	پکڑو	آیتوں	اللہ کی کو	ٹھٹھا	اور	یاد کرو	نعمت	اللہ کی

وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور اللہ کے احکام کو ہنسی (اور کھیل) نہ بناؤ اور اللہ نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں .

عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ

عَلَيْكُمْ	وَ	مَآ	اَنْزَلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنَ	الْكِتٰبِ	وَ	الْحِكْمَةِ	يَعِظُكُمْ	بِهٖ
اوپر تمہارے	اور	جو کچھ	اتارا ہے	اوپر تمہارے	سے	کتاب	اور	حکمت سے	نصیحت کرتا ہے تم کو	ساتھ اسکے

اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اُن کو یاد کرو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع

وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ			
اور	ڈرو	اللہ سے	اور	جان لو	یہ کہ	اللہ	ہر	چیز	جاننے والا ہے			

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے ﴿۲۳۱﴾

لفظی وضاحت:

اَلطَّلَاقُ: ط ل ق، کسی بندھن سے آزاد کرنا۔ محاورةً عرب لوگ بولتے ہیں جیسے میں نے اونٹ کو اُس کی رسّی سے آزاد کر دیا۔ کُھلے پھرتے یا جس اونٹ کے رسّی نہ بندھی ہو، اُس کو بھی طالق یا طلقاً کہتے ہیں۔ عرب لوگ طلق مراۃ بھی بولتے ہیں۔ میں نے اپنی بیوی کو نکاح سے آزاد کر دیا ہے۔

مَرَّتٰنِ مرةٌ کی تثنیہ ہے۔ یعنی مرتبہ۔ دوبار۔ واحد مرة

فَاِمْسَاكٌۢ: م س ک یعنی روکنا

بِمَعْرُوْفٍ: بھلائی۔

تَسْرِيْحٌ: س ر ح۔ کھلا یا آزاد چھوڑ دینا۔ خوشی سے جانے دو۔

يَحِلُّ: ح ل ل۔ حلال تَأْخُذُوْا : ا خ ذ۔ یاخذ۔ لینے کے معنی میں۔ ماخوذ

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ : تم نے اُن کو لیا(یعنی بیویاں)۔ شَيْـًٔا : کوئی چیز۔

يَّخَافَآ : وہ دونوں ڈرے۔ خوف۔(یعنی دو)۔ حُدُوْدَ: حد۔ دیوار۔ باؤنڈری

يُقِيْمَا : قائم کرنا(دونوں رکھنا)۔ خِفْتُمْ خوف۔ تم ڈرو۔

جُنَاحَ: جھکنا۔ گناہ۔ ج ن ح۔ پَر کو کہتے ہیں۔ گناہ جس کی طرف انسان جھکتا ہے۔

افْتَدَتْ: ف د ی۔ ت شدّت کے لئے۔ فدیہ۔ تَعْتَدُوْهَا: ع د و۔ دشمن، زیادتی۔

تَنْكِحَ: ن ک ح۔ گرہ باندھنا۔ يَّتَرَاجَعَآ : ر ج ع۔ رجع کرنا۔ پلٹ آنا۔

ظَنَّآ : ظ ن ن۔ وہ دونوں گمان کریں جان لیں۔ سَرِّحُوْهُنَّ : س ر ح۔ کسی چیز کو رکھنا۔

يَعِظُكُمْ : و ع ظ: وعظ۔ نصیحت۔ دِل کو نرم کرنے والی بات

ادغام۔ دو لفظوں کو مدغم کر کے پڑھتے ہیں تا کہ بولنے اور پڑھنے میں آسانی ہو۔ اسلام ہمیں کسی پر زیادتی نہیں کرنے دیتا۔ سب کچھ اللہ کی حدود میں رہ کر کریں۔ آج ہم شادی اور طلاق کا اسلامی قانون پڑھیں گے۔

سبق کا خلاصہ: یہ خاص طور پر سمجھنے والا سبق ہے۔ جس معاشرے میں قرآن نازل ہو رہا تھا۔ وہاں کے معاشرے اور مذاہب طلاق کے بارے میں افراط و تفریط کا شکار تھے۔ مشرکینِ مکّہ میں طلاق کا کوئی رواج نہیں تھا۔

آج بھی ہندوازم میں بعض اوقات طلاق کا رواج نہیں بلکہ مرد کے وفات پاتے ہی عورت کو بھی جلا دیا جاتا ہے۔ ابراہیمی مذاہب میں یہود و عیسائی تھے۔ یہود مشکل سے مشکل حالات میں بھی طلاق کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ عیسائیت کے مختلف عقائد ہیں۔ پروٹسنٹ میں شوہر اور بیوی دونوں کو طلاق کا حق حاصل ہے۔ دونوں ایکدوسرے کو طلاق دے سکتے ہیں۔ جس کو طلاق لینی ہوتی وہ دوسرے فریق پر زِنا کا الزام لگاتے تھے۔ کہ ہمارے پارٹنر نے خیانت کی ہے۔

یہودیوں نے پھر طلاق اِتنی آسان کر دی کہ جدھر کسی کا دل کیا اُدھر طلاق دے دی۔ اور عورت کو گھر سے نکال دیا۔

اب آپ سوچیں گھر کتنی بڑی نعمت ہے۔ آپ مکان تو خرید سکتے ہیں لیکن گھر نہیں۔ گھر افرادِ خانہ سے بنتے ہیں۔ انسانی معاشرے میں گھر کی بہت اہمیت ہے۔ مکان بنانے کے لئے بھی برابری اور ہمواری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اینٹوں کو برابر رکھ کر ہموار کیا جاتا ہے۔ گھروں میں بھی حقوق کا خیال رکھا جائے تو گھر مضبوط بنتے ہیں۔

اسلام کا مزاج گھر والا ہے۔ اسلام میں عبادات کی اتنی تفصیل نہیں ہے۔ آپ پورا قرآن پڑھیں گے۔ پوری نماز کا طریقہ نہیں ہے۔ وضو کا طریقہ نہیں ہے۔ روزے کے آداب اور تفصیل نہیں۔ سیاست اور معیشت کے کچھ اُصول بتا دئے گئے۔ لیکن نکاح اور طلاق اور گھریلو زندگی کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ سورۃ طلاق، سورۃ نساء میں بھی اس موضوع پر کچھ باتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

نکاح کے پورے پانچ ارکان سورۃ نساء کی تفصیل میں ملتے ہیں۔ جو قران سے ثابت ہوتے ہیں۔

جس سوسائٹی میں گھر پر سکون اور مضبوط نہین ہونگے وہاں سچّا دین کبھی پروان نہیں چڑھ سکتا۔

آج اِرد گرد دیکھ لیں کہ ٹیکنالوجی سے ترقی تو ہوگئی لیکن انسان کو گھر کا سکون نہیں مل سکا۔ بچے تک چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ بچّے کو اپنے والدین تک پسند نہیں ہیں۔ شوہر اور بیوی پہلے تو نکاح ہی نہیں کرتے، پھر کر بھی لیتے ہیں تو فوراً ایک دوسرے کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

ہم نکاح سے بات شروع کرتے ہیں۔ نکاح ایک عہد ہے۔ اس کی بنیاد دین ایمان، تقویٰ اور نیکی ہے۔

ہم کیا کچھ دیکھتے ہیں؟ خود ہی سوچ لیں۔

اگر نیکی بنیاد ہو تو بہت کم طلاق ہوگی اور ہوئی بھی تو بہت ہی خاص وجہ سے ہوگی۔ نکاح کیا ہوتا ہے۔ اس کے چار رُکن ہیں جیسے میز کی چار ٹانگیں۔

1. نکاح ولی کے بغیر نہیں ہو سکتا، باپ یا پھر بھائی۔ اگر وہ نہیں ہیں تو پھر چچا، تایا یا دادا جان۔ اگر کوئی باپ یا بھائی کے بغیر اپنی مرضی سے شادی کرلیں تو وہ اسلام کی رُو سے نکاح ہی نہیں ہے۔
2. حق مہر۔ نکاح میں حق مہر یعنی لڑکی کو کچھ رقم یا تحفہ دینا لازم ہے۔ مرد کے سچّے ہونے کی نشانی یا ٹوکن ہے کہ میں اس لڑکی کے لئے سنجیدہ ہوں۔ میں یہ ذمّے داری قبول کرتا ہوں۔
3. گواہان کی موجودگی۔ دونوں طرف سے دو گواہ۔ یعنی شادی کا اعلان کیا جائے۔ تاکہ لوگ غلط نہ سوچیں۔ سب کے سامنے کرو۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے۔ ایک دفعہ اللہ کے نبیؐ اعتکاف میں تھے حضرت صفیہؓ ملنے آئیں۔ آپؐ انہیں رخصت کرنے لگے تو دو صحابہ کرامؓ نے دیکھ لیا

۔آپؐ نے فرمایا یہ میری بیوی ہیں۔۔وہ بولے یارسولؐ اللہ ہم کیا آپ پر شک کرینگے۔آپؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔(غلط فہمی ڈال دیتا ہے)۔

4. ایجاب وقبول:یعنی زبان سے اقرار کرنا پڑتا ہے۔دل کی رضامندی لازم ہے لیکن سب کے سامنے اظہار کرنا پڑتا ہے۔جیسے کلمہ پڑھنا لازم ہے۔

نکاح کی تفصیل کے لئے نکاح سی ڈی Nikah A to Z سُنیں یا نور القرآن ویب سائٹ سے لیکچر سُنیں۔

نکاح کے آداب۔ شوال میں نکاح مسنون ہے۔عائشہؓ کی شادی شوال میں ہُوئی۔

خطبۂ نکاح مسنون ہے۔اگر ہو سکے تو باپ خود نکاح پڑھائے۔سیدھا سا طریقہ ہے۔اور لوگوں کو اللہ کا خوف دِلایا جائے۔تقویٰ کا پیغام دیا جائے۔

نکاح کا اعلان کیا جائے۔خوشی کا موقع ہے۔مبارک باد دی جائے۔

عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی۔اہلِ کتاب یا مشرک مرد سے نکاح نہیں کر سکتی۔

شادی ہو گئی۔رُخصتی کے بعد ولیمہ مسنون ہے۔شادی میں اس نیّت سے جائیں کہ مسلمان دوسرے کی خوشی میں شامل ہوں۔

نکاح اس نیّت سے کیا جائے کہ اس لڑکی کو بسانا ہے۔کاغذی شادی نہ ہو۔وقت کی کوئی قید نہ ہو۔

عورت اور مرد اس نیّت سے شادی کریں کہ گھر بسائیں گے۔جان بوجھ کر زیادتی نہ کریں۔

سورۃ نساء میں تفصیل آئے گی۔ کسی وجہ سے اگر دونوں کی نہ بن سکے تو پھر ایلاء کیا جاسکتا ہے۔ یعنی دونوں الگ ہو جائیں۔ چار مہینے تک کوشش کریں اگر پھر بھی نہ بنے تو پھر طلاق ہو گی۔ ہر ممکن کوشش کی جائے کہ صلح ہو جائے۔

اگر مرد طلاق نہ دے تو عورت کورٹ سے رجوع کر سکتی ہے۔

پھر اس کی عدّت تین مہینے ہے۔ بات کو ہر ممکن بنانے کی کوشش کی جائے۔ صرف اُس وقت دی یا لی جائے جب کوئی اور صورت نظر نہ آئے۔ طلاق صرف ایک ایمرجینسی ایگزٹ ہے۔

نہ تو مرد بات بات پر ناراض ہو اور دھمکی دے اور نہ ہی عورت ذرا سی بات پر گھر چھوڑ کر جانے کا کہے اور طعنے دے۔ اگر ہر کوشش کر کے دیکھ لی پھر بھی نہیں بنتی، تو پھر رہو تو عزّت سے ورنہ الگ ہو جائیں۔ اگر نہیں بنتی تو پہلا طریقہ یہ ہے کہ مرد طلاق دے سکتا ہے۔

دوسرا، اگر نہیں بنتی تو عورت طلاق مانگ سکتی ہے۔ اس کو خلع کہتے ہیں۔ اگر تو مرد خود دے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر عورت حق مہر معاف کر دے اور طلاق خرید لے۔

تیسرا یہ کہ فسخ۔ مرد طلاق نہ دے تو پھر عورت کورٹ جائے گی اور حاکم طلاق کا فیصلہ کرے گا۔

اگر انسان کی انسان سے نہ بنے یعنی حقِ زوجیت بھی ادا نہ کر سکے۔ ناپسندیدگی اس حد تک ہو جائے۔ اس کی ایک مثال حضرت زینبؓ ہیں۔ اُنؓ کی حضرت زیدؓ سے نہیں بنی بعد میں وہ اُمّ المومنین بنیں۔

یعنی دِل نہ ملیں۔ اچانک سے ناپسندیدگی نہ ہو۔ اللہ کی حدود میں رہنے والی ہو۔ عورت طلاق کا مطالبہ کرے تو حق مہر واپس کر دے یا کوئی تحفے تحائف دئے ہوں تو واپس کر دے۔

جس نے پیسے لگائے ہوں اُس کو واپس دے دیں۔ تا کہ وہ آگے شادی کر سکے۔

اس بات کا خیال رکھا جائے کہ عورت حمل سے نہ ہو۔ اگر پریگنینٹ ہو تو پھر عدّت بچے کی پیدائش تک ہے۔

اگر خلع ہو تو اُس طلاق میں رجوع کا حق نہیں ہے۔ سوچیں ذرا اگر مرد نے پیسے واپس لے لئے اور پھر رجوع بھی کر لے۔ اس لئے یہ حق نہیں ہے۔

حدیثؐ: جو عورت بلا وجہ طلاق لے گی اس پر جنّت کی خوشبو تک حرام ہے۔